پرورش

ششماہی
مئی 2005

ابتدائی بچپن کی نشوونما پر پاکستان کا پہلا جریدہ

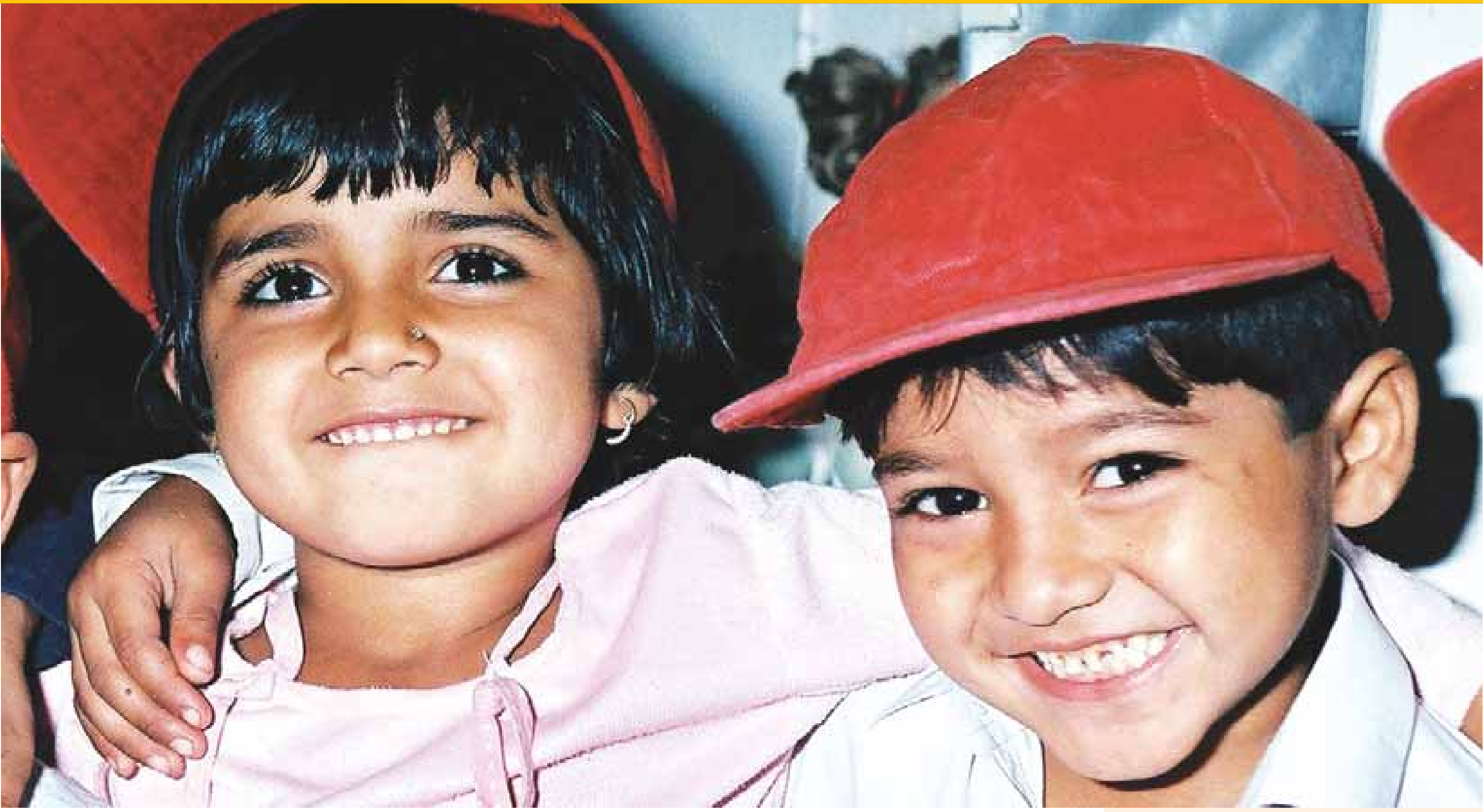

اداریہ

پاکستان میں ابتدائی بچپن کی نشوونما یا اِی سی ڈی (Early Childhood Development-ECD) کا پہلا جریدہ ''پرورش'' ہم آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ تکنیکی لحاظ سے اِی سی ڈی ایک ایسا تصور ہے جس میں بچوں کی پرورش کے مختلف پہلوؤں پر غور کیا جاتا ہے جس میں بچوں کی تعلیم، صحت، توجہ، نشوونما، ان کے والدین اور پرورش کرنے والوں (Caregivers) کا کردار وغیرہ شامل ہے۔

اِی سی ڈی کے حوالے سے آغا خان فاؤنڈیشن کا پروگرام آر سی سی نہ صرف بچوں کی ابتدائی تعلیم میں بہتری کا کام انجام دے رہا ہے بلکہ بچوں کی صحت، پرورش اور ان کے حقوق کے حوالے سے معاشرتی ضرورتوں کو پورا کرنے میں عوامی سطح پر بھی شعور اجاگر کر رہا ہے۔ آر سی سی پروگرام کو سندھ اور بلوچستان کے 155 گورنمنٹ اسکولوں میں عمل درآمد کرنے میں جن اداروں نے آغا خان فاؤنڈیشن کا ساتھ دیا ان میں: یو ایس ایڈ، حکومتِ سندھ، حکومتِ بلوچستان، ہینڈز، سوسائٹی، اے کے اِی ایس پی، ٹی آر سی، اے کے یو (ایچ ڈی پی) اور سندھ ایجوکیشن فاؤنڈیشن شامل ہیں۔

اِی سی ڈی کی شروعات بچے کی پیدائش سے پہلے ہی ہو جاتی ہے یعنی کہ ماں کی صحت و دیکھ بھال جو کہ اِی سی ڈی کا لازمی جزو ہے۔ لٹریچر اور تحقیقی دریافتوں کے ذریعے اِی سی ڈی کا شعور پیدا کرنا اور اِی سی ڈی کے بہترین طریقہ کار اور ماڈلز کی تیاری کے بعد اسے اکتساب (سیکھنے کے عمل) کا حصہ بنانا جیسے امور اس جریدے کے اہم ترین مقاصد میں سے ایک ہیں۔ معاشرے کا ہر طبقہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نہ صرف اہم کردار ادا کر سکتا ہے بلکہ والدین، سرپرست، تعلیمی میدان میں تحقیقی و ترقیاتی کام کرنے والے ادارے، اساتذہ وغیرہ اس سے بھی مستفید ہو سکتے ہیں۔

ہم توقع رکھتے ہیں کہ اس جریدے کے مضامین کے متعلق قارئین ہمیں اپنی رائے سے نوازیں گے جو اِی سی ڈی تصورات کو بہتر بنانے میں معاون ثابت ہوگی۔

عنبرینہ احمد
مدیر

فہرستِ مضامین

اداریہ	1
آغا خان فاؤنڈیشن کا پیغام	2
آر سی سی پروگرام	2
ابتدائی بچپن کی نشوونما کے بارے میں اہم معلومات	3
بچوں کی پرورش کے اہم نکات	4
ابتدائی بچپن کی نشوونما میں استاد کا کردار	6
ابتدائی بچپن کی نشوونما کی جانب ایک قدم	7
بچے کی تعلیم و تربیت اور نشوونما میں والدین، استاد اور اسکول کا کردار	8

آغا خان فاؤنڈیشن کا

پیغام

ہم پاکستان میں اس جریدے ''پرورش'' کے اجرا پر مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔ ''پرورش'' یو ایس ایڈ کے تعاون سے شروع کئے گئے پروگرام آر سی سی کے تحت شائع کیا جا رہا ہے۔ اس جریدے کا اہم مقصد تعلیم میں تعمیری عمل کے لئے نئے طریقہ کار کو اپنانا ہے۔ چھوٹے بچوں کے ابتدائی سالوں کے عالمی سطح پر کئے جانے والے بہتری کے عمل اور تجربے کو مقامی افراد کے علم میں لانا اور مقامی تجربات کو بین الاقوامی سطح تک پہچانا اس جریدے ''پرورش'' کا اہم کردار ہے۔

ابتدائی بچپن کی نشوونما میں بچوں کے سیکھنے کا عمل پیدائش سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ اسکول کی سطح پر بچوں میں سیکھنے کا عمل صرف کمرہ جماعت تک ہی محدود نہیں ہوتا بلکہ بچے اور بڑے یکجا طور پر کمرہ جماعت کے علاوہ مختلف طریقوں سے سیکھتے اور سیکھاتے ہیں۔ آر سی سی پروگرام بھی ان ہی کوششوں کو شعوری طور پر عوامی سطح پر لانا چاہتا ہے۔

آر سی سی پروگرام اب تک سندھ اور بلوچستان کے 155 سرکاری اسکولوں (کچی جماعتوں) میں شروع کیا جا چکا ہے۔ آغا خان فاؤنڈیشن کی جانب سے آر سی سی پروگرام کے شراکت داروں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جن میں یو ایس ایڈ، سندھ و بلوچستان کی صوبائی حکومتیں، ہینڈز، سوسائٹی، اے کے اِی ایس پی، ٹی آر سی، اے کے یو (ایچ ڈی پی) اور بالخصوص ایس اِی ایف شامل ہیں۔ ایس اِی ایف نے اس جریدے ''پرورش'' کی تنظیم و نشر و اشاعت کا اہتمام بھی کیا ہے۔

ہم امید رکھتے ہیں کہ ہم اپنی مشترکہ کاوشوں کے ذریعے ملک کے تمام طبقوں خصوصاً ننھے بچوں کی زندگی میں تبدیلی لانے کا عمل سرانجام دیتے رہیں گے۔

ڈاکٹر رینڈی ہٹفیلڈ
پروگرام منیجر، ایجوکیشن
آغا خان فاؤنڈیشن

ادارایاتی کمیٹی

مدیرِ اعلیٰ: مشہود رضوی
مدیر: عنبرینہ احمد
مشاورت: زہرہ رضوی

مشاورتی کمیٹی

اسلم خان — اُمّ لیلیٰ
صائمہ ماھین — شکیل احمد

سرپرست کمیٹی

پروفیسر انیتا غلام علی — ڈاکٹر رینڈی ہٹفیلڈ
عرفان اعوان — ڈاکٹر تنویر شیخ
ڈاکٹر جم اروین — واصف رضوی
ڈاکٹر کیتھی بارٹلیٹ

سرکیولیشن منیجر: سمیّہ ایوب
معاون سرکیولیشن: یوشے زکی الدین
تزین و آرائش: ذوالفقار علی، عبدالمنعم خان، خادم حسین

پبلشر: سندھ ایجوکیشن فاؤنڈیشن

اجازت نامہ

''پرورش'' کے تمام مضامین، تحریروں کو ابتدائی بچپن کی نشوونما کی بہتری کے لئے ''پرورش'' کے حوالہ کے ساتھ بغیر اجازت استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مفت کاپی حاصل کرنے کے لئے آپ 'سندھ ایجوکیشن فاؤنڈیشن' سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

پتہ: پلاٹ 9، بلاک 7، کہکشاں کلفٹن 5، کراچی 75600، پاکستان۔
Ph: (021) 111-424-111 Ext. 216

Sponsorship & Support

AGA KHAN FOUNDATION — USAID FROM THE AMERICAN PEOPLE

RCC
Releasing Confidence & Creativity
AN EARLY CHILDHOOD DEVELOPMENT PROGRAM

آر سی سی پروگرام

آغا خان فاؤنڈیشن نے یو ایس ایڈ کی مدد سے صوبہ سندھ اور بلوچستان میں ابتدائی بچپن کی نشوونما پر ایک پروگرام گورنمنٹ اسکولوں میں 2002 میں شروع کیا، جو کہ 2006 تک جاری رہے گا۔ اس پروگرام کے تحت شروع کئے گئے منصوبے آر سی سی سندھ اور بلوچستان کے 155 گورنمنٹ اسکولوں میں عمل درآمد کیا جا رہا ہے۔ اس پروگرام کا فائدہ ان گورنمنٹ اسکولوں کے بچوں خصوصاً کچی جماعت میں تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو ہوگا۔ اس کے علاوہ آر سی سی پروگرام کی نمایاں خاص بات کمرہ جماعت کا اکتسابی عمل اور دلکش ماحول ہے۔ ابتدائی بچوں کی نشوونما میں والدین کا کردار بھی اہمیت کا حامل ہے، ان کی توجہ اور تحفظ کی بدولت بچوں میں اکتسابی عمل بہتر ہوتا ہے۔ وہ ذہنی اور جسمانی طور پر بہتری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ آر سی سی پروگرام کے تحت اس سلسلے میں والدین کی راہنمائی کے لئے اکتسابی عمل کو بہتر بنانے کے لئے مختلف تحریری مواد شائع کیا جاتا ہے۔ اور یہ کوشش بھی کی جا رہی ہے کہ والدین اپنے آپ کو صرف اسکول سے باہر تک محدود نہ کریں بلکہ اساتذہ کے ساتھ ملکر بچوں کی صلاحیتیں اجاگر کریں۔ ابتدائی اکتسابی عمل یعنی سیکھنے کے عمل میں اساتذہ کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے اسلئے آر سی سی پروگرام کے ذریعے اساتذہ کی تخلیقی صلاحیتوں کو ابھارنے میں مدد دی جاتی ہے تاکہ وہ اپنے کردار کو بچوں کی اکتسابی صلاحیت کو بڑھانے کے لئے استعمال کر سکیں۔

آر سی سی پروگرام کی ایک انفرادی خوبی یہ ہے کہ اس کے تحت بچوں کو ایک ایسا خوشگوار ماحول دینے کی کوشش کی جاتی ہے جس میں بچے تخلیقی کام آزادانہ طور پر کر سکیں۔

ابتدائی بچپن کی نشو ونما

کے بارے میں اہم معلومات

ابتدائی بچپن کی نشو ونما کے کیا فوائد اور خصوصیات ہیں؟

جدید تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ بچے کے ابتدائی سال بہت اہم ہوتے ہیں جس کے دوران بچے میں سیکھنے کی صلاحیت پروان چڑھتی ہیں۔ اچھی صحت، پرورش کرنے والے محفوظ ماحول اور درست ذہنی حرکات کے ذریعے سے نہ صرف بچے کی نشو ونما کی مضبوط بنیاد رکھی جاسکتی ہے بلکہ یہ اس بات کو بھی یقینی بناتا ہے کہ بچہ آگے چل کر تعلیم، کام کاج اور معاشرے میں اہم کردار ادا کرسکے۔

بچوں کی پیدائش سے ہی سیکھنے کا عمل شروع ہوجاتا ہے۔ ابتدائی سالوں ہی میں (پیدائش سے آٹھ سال کی عمر تک) بچے بنیادی مہارتیں اور وہ طریقے سیکھتے ہیں جو ان کی مستقبل کی تعلیم اور بقیہ زندگی میں کامیابی کے لئے نہایت اہم ہوتے ہیں۔ وہ چلنا سیکھتے ہیں اور اپنی حرکات میں ہم آہنگی پیدا کرتے ہیں۔ وہ بولنا سیکھتے ہیں اور نسبتاً پیچیدہ لسانی مہارتیں حاصل کرتے ہیں۔ وہ سوچنے کی بنیادی مہارتوں کے ساتھ ساتھ خیالات کو زبان اور عمل سے مربوط کرنے کی صلاحیت حاصل کرتے ہیں۔ وہ سیکھتے ہیں کہ کس طرح دوسروں سے تعلق قائم کیا جائے اور کون سے رویئے سماجی طور پر قابل قبول ہیں۔ ان میں خود اعتمادی اور خود پر ضبط رکھنے جیسی خوبیاں پروان چڑھتی ہیں اور ناکامیوں کو سمجھنے کا شعور آنے لگتا ہے۔ بچپن کے ابتدائی سالوں میں کی گئی کوششیں، سیکھنے کی دشواریوں سے بچنے یا کم کرنے کا ایک غیر معمولی موقعہ فراہم کرتی ہیں اور یوں افراد اور معاشرے کو دیرپا فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔

بچے اپنے خاندان، معاشرے اور ثقافتی اقدار سے جڑے ہوتے ہیں۔ انہیں طبعی، اخلاقی، جذباتی اور معاشرتی صلاحیتوں کی نشو ونما میں مدد کی ضرورت ہوتی ہے جو آئندہ زندگی میں ان کی کامیابی اور بقاء میں مددگار ثابت ہوں۔ اسکول کی تعلیم میں کامیابی کا دارومدار بہت حد تک اسکول جانے سے قبل رکھی گئی بنیاد پر ہوتا ہے۔ ابتدائی بچپن کی نشو ونما پانے کی غرض سے بچے کے لئے نہ صرف یہ ضروری ہے کہ اس کی حفاظتی، غذائی اور صحت کی بنیادی ضروریات پوری کی جائیں بلکہ یہ بھی اہم ہے کہ باہمی میل جول، شوق، شفقت، سلامتی اور سیکھنے کے عمل کو تحقیق و جستجو سے مربوط کیا جائے۔

ابتدائی بچپن کی نشو ونما کے بارے میں معلومات:

- اِی سی ڈی 0 سے 8 سال تک کے بچوں کی نشو ونما اور پرورش کی معلومات فراہم کرتا ہے۔
- ابتدائی بچپن کا عرصہ حمل ٹھہرنے سے لے کر آٹھ برس تک ہوتا ہے۔ جدید ترین طبعیاتی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ زندگی کے ابتدائی چند سالوں میں دماغ سب سے زیادہ سوچنے سمجھنے اور سیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور ابتدائی بچپن کے تجربات کسی بھی انفرادی شخص پر طویل مدتی اثرات مرتب کرتے ہیں۔ یہ عرصہ بچوں کے مستقبل کی سیکھنے اور سمجھنے کی صلاحیتوں پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔
- ابتدائی بچپن کی نشو ونما میں وہ تمام اجزأ شامل ہونے چاہئے جن کے تحت ایک بچہ یا بچی اپنے بنیادی حقوق جیسے بقاء، تحفظ اور توجہ کے بارے میں جان لیتا ہے۔
- بچے کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانے کا عمل پیدائش کے اگلے لمحے سے ہی شروع ہوجانا چاہیئے۔ منتخب شدہ عوامل اور سرگرمیوں سے نہ صرف ایک بچے کی نشو ونما پر اثرات مرتب ہوتے ہیں بلکہ اس کا اثر ایک خطے اور قوم کی ترقی پر بھی ہوتا ہے۔
- ابتدائی بچپن میں بچے اپنے اطراف کی اشیاء کو استعمال کرتے ہوئے تجربات سے سیکھتے ہیں۔

اہم ترین سال

بچوں کے ابتدائی سالوں کے اہم ترین ادوار یہ ہوتے ہیں

جذباتی اور احساساتی کنٹرول	0 سے 2 سال کی عمر
بصارت	0 سے 2 سال کی عمر
سماجی لگاؤ	0 سے 2 سال کی عمر
ذخیرہ الفاظ	0 سے 3 سال کی عمر
دوسری زبان	0 سے 10 سال کی عمر
ریاضی/منطق	1 سے 4 سال کی عمر
موسیقی	3 سے 10 سال کی عمر

بحوالہ
Begley, Sharon. "Your Child's Brain." Newsweek. February 19, 1996, pp. 55-61.
Strong Foundation (A Guide for ECE Teachers) Teachers' Resource Centre (TRC)

بچوں کی پرورش کے

دماغی نشوونما کے بارے میں تحقیق کیا کہتی ہے؟

- پیدائش سے قبل اور پیدائش کے ایک سال تک بچے کا دماغ زیادہ تیزی سے فروغ پاتا ہے اور بڑھتا ہے۔
- انسانی دماغ کی نشوونما کا دارومدار ارد گرد کے ماحول پر بھی ہوتا ہے۔
- دماغی نشوونما پر ارد گرد کے ماحول کے اثرات زیادہ مدت تک قائم رہتے ہیں۔
- ارد گرد کا ماحول نہ صرف دماغی خلیات کی تعداد پر اثر انداز ہوتا ہے بلکہ ان کے درمیان رابطوں اور ان کی ترتیب پر بھی اثر ڈالتا ہے۔
- بچپن میں ذہنی تناؤ سے ذہن پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

ابتدائی بچپن کی نشوونما کے کیا فوائد ہیں؟

ابتدائی بچپن کی نشوونما کے جاری منصوبوں سے معاشرے میں انفرادی اور سماجی سطح پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ سائنسی شواہد سے ظاہر ہے کہ ابتدائی برس میں بچوں پر توجہ دینے سے ان کی ذہانت، شخصیت، سماجی برتاؤ اور سیکھنے کے عوامل میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسی ذریعے بچوں کی سماجی اور اخلاقی اقدار کو قائم رکھنے اور آگے منتقل کرنے کا کام کیا جا سکتا ہے۔ ابتدائی بچپن کی نشوونما پر توجہ دینے سے بچوں کو غیر جانبدارانہ اور شفاف شروعات مہیاء کی جا سکتی ہے جس میں جنسی، معاشی اور سماجی تفرقات کو کم کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح سے معاشرے میں سماجی برابری قائم کی جا سکتی ہے۔

ابتدائی بچپن کی نشوونما پر عمل کر کے درج ذیل فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں:

- سماجی اور نفسیاتی رویئوں میں بہتری
- بچوں اور والدین کے درمیان اخلاقی معمولات اور رویوں میں بہتری
- بڑے ہو کر معاشرتی اور معاشی ذمہ داریوں کو نبھانے میں بہتری
- معاشرے میں باشعور ہنرمند افراد کا اضافہ
- غذا اور صحت میں بہتری
- مناسب عمر میں اسکول میں داخلہ اور داخلوں میں اضافہ
- ایک ہی جماعت کے بار بار دہراؤ اور اسکول چھوڑنے کی شرح میں کمی
- اسکول کے تعلیمی سال مکمل کرنے کی بلند شرح

اساتذہ اور والدین کا کردار

وہ بچے جنہیں توجہ اور تحفظ فراہم کرنے والے والدین اور اساتذہ میسر ہوتے ہیں، حاصل شدہ توجہ کی بدولت معاشرے میں لوگوں سے بہتر اخلاقی تعلقات قائم کرتے ہیں۔ ان تعلقات کی بدولت سیکھنے کا عمل بہتر ہوتا ہے۔ ایسے بچے ذہنی اور جسمانی طور پر بہتری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

ابتدائی بچپن کی نشوونما میں توجہ و تحفظ فراہم کرنے والے کون ہوتے ہیں؟

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ پیدائش کے بعد بچے جذباتی طور پر ماں سے قریبی روابط قائم کرتے ہیں۔ ماں کے علاوہ باپ اور دوسرے عزیز و اقارب بھی ان کو توجہ و تحفظ فراہم کر سکتے ہیں۔ ان کی توجہ سے بچوں میں خود اعتمادی، مثبت سماجی قدروں کی سمجھ اور غیر ضروری قدروں کی شناخت کے علاوہ ابتدائی زبان کی سمجھ بوجھ پیدا ہوتی ہے۔

صحت مند ماں، صحت مند بچہ

بچوں کو زندگی کی بہترین ابتداء دینے کے لئے حاملہ ماں کو صحت مند غذا لینی چاہئے۔ اگر ماں بہتر غذا نہیں کھائے گی تو بچہ بھی کمزور ہوگا۔ حاملہ ماؤں کی غذا میں مختلف اقسام کے کھانے آجاتے ہیں مثلاً پتوں والی سبزیاں، گوشت، مچھلی اور کلیجی وغیرہ۔ بہتر خوراک کے علاوہ حاملہ ماؤں کو اپنے اور اس صورتحال کے متعلق مثبت سوچ رکھنی چاہیئے۔ اس کے علاوہ گھر کا مثبت ماحول ہونا ضروری ہیں (جس میں شوہر اہم کردار ادا کرتے ہیں) بہتر ماحول ماں اور بچوں کی بہتر صحت کے لئے بہت ضروری ہے۔ نومولود بچے ماں کی پریشانی اور تناؤ سے بھی متاثر ہوسکتے ہیں اس طرح آگے چل کر ماں اپنے بچے کی بہتر نگہداشت بھی نہیں کرپاتی۔

اپنے بچے کی بہتر نشوونما کے لئے اسے پیار کریں

تمام بچوں کو مناسب نشوونما کے لئے محبت اور توجہ درکار ہوتی ہے۔ بچوں کو جہاں کھیلنے کے لئے چیزیں درکار ہوتی ہیں وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ لوگ انہیں پیار کریں اور ان کے ساتھ کھیلیں۔ اس ضمن میں ماں اور باپ سب سے زیادہ اہم ہوتے ہیں کیونکہ وہ اپنے بچے پر دیرپا اثرات ڈالتے ہیں۔ والدین اپنے بیٹے اور بیٹی کی نشوونما میں اس طرح مدد کرسکتے ہیں کہ وہ:

- بچوں سے باتیں کریں
- انہیں چھوئیں
- انہیں سینے سے لگائیں
- بچوں کی بات سنیں اور ان پر مناسب ردِعمل کا اظہار کریں۔

اپنے بچوں سے بات کریں

جب بھی ممکن ہو بچوں سے باتیں کریں اور انہیں پیار کریں۔ آپ آسمان پر بادل، چاند، ستارے یا اپنے اردگرد کوئی بھی شے دیکھیں تو اس پر بچے کو متوجہ کریں۔ چیزوں کے رنگ، اشکال اور جسامت کے متعلق بات کریں۔ آس پاس موجود پھولوں، پودوں اور درختوں کی خوشبو کا ذکر کریں اور انہیں چھو کر دکھائیں۔ بچوں سے مختلف آوازوں کے بارے میں بھی پوچھیں۔ والدین کا بچوں کے ساتھ تعلق اور ان کی حوصلہ افزائی بچوں کی خود اعتمادی میں اضافہ کرتا ہے اور بچوں کو زیادہ سے زیادہ سیکھنے میں مدد دیتا ہے۔

بچوں کی نشوونما میں والدین کی شمولیت

- گھر میں ایسے کاموں کو مستقل طور پر ممکن بنائیں جس کے تحت بچوں کی نشوونما اور سیکھنے کا عمل یقینی ہو۔
- آپ بچوں کی پرورش کے بہتر طریقے سیکھیں (اس سلسلے میں والدین اپنے بزرگوں سے مشورے لیتے رہیں) کیوں کے بہتر طریقے سے سِکھائے گئے عمل کی بدولت بچوں پر طویل عرصے کے لئے مثبت اثرات ہوتے ہیں۔ اس طرح بچوں میں سیکھنے کی صلاحیت اور کچھ حاصل کرنے کی قوت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

بحوالہ

Camegie Task Force On Meeting the Needs of Young Children, Starting Points, 1994

We the Children; End-decade review of follow up to the World Summit for Children, Report of the Secretary-General (advance unedited copy)

Develop a Child, Asian Development Bank, 2001

State of the World's Children, UNICEF, 2001 http://www.worldbank.org/children/benefits.html

Bodrova, E. & Leong, D. (1996). Tools of the Mind: The Vygotskian Approach to Early Childhood Education. Columbus, Ohio: Merrill/Prentice Hall.

Bredekamp, S. et al. (1992). What Does Research Say About Early Childhood Education. North Central Regional Laboratory.

Consultative Group on Early Childhood Care and Development (1996). The Benefits of Investing in Early Childhood Programs. Geneva: CG.

Evans, J. (1996). "Quality in ECCD: Everyone's Concern." Coordinators' Notebook, 18, 2.

UNICEF. (1993). Towards a Comprehensive Strategy for the Development of the Young Child. Geneva: CG.

Young, M. (1996). Early Child Development: Investing in the Future. Washington, DC: World Bank.

ابتدائی بچپن

کی نشوونما میں

استاد کا کردار

بچے کی مکمل نشوونما میں استاد کے کردار کو سمجھنا اور سمجھ کر بہتر طریقے سے عمل کرنا، بنیادی امور میں سے ایک ہے۔ ہمارے مقامی پس منظر کے لحاظ سے ابتدائی بچپن کی نشوونما کا تصور نیا تو نہیں مگر اس انداز سے اسکے بارے میں گفتگو کرنا قدرے نیا ہے۔ اس لئے ابتدائی بچپن کی نشوونما کے متعلق آگہی کی ذمہ داری استاد پر بھی عائد ہوتی ہے کیونکہ ابتدائی بچپن کی نشوونما کا بنیادی مرکز والدین کے علاوہ اساتذہ بھی ہوتے ہیں۔

ابتدائی بچپن کی نشوونما کے طریقہ کار کے لئے اساتذہ کی قدرے مختلف انداز میں پیشہ ورانہ ترقی درکار ہوتی ہے جو انہیں اس قابل بناتی ہیں کہ وہ کامیابی سے نہ صرف والدین اور سماجی حلقوں کے سامنے اسے پیش کریں بلکہ انہیں اس بات پر بھی آمادہ کریں کہ وہ روزمرہ زندگی میں بھی ابتدائی بچپن کی نشوونما کے لئے اقدامات کریں۔ اساتذہ کی تربیت بنیادی طور پر کچھ اس طرح ہونی چاہیئے کہ وہ اپنی موجودہ صلاحیت کو بڑھاتے ہوئے بچے کی نشوونما میں اس کی مدد کریں اور اسے ایک صحتمند اور بہترین پرورش کا حامل فرد بنائیں۔ کلاس روم کے اندر ہوں یا کلاس روم سے باہر، اساتذہ کو تبدیلی کا اہم محرک ہونا چاہیئے۔

جدید تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ کسی بچے کی ذہانت، شخصیت اور سماجی رویے میں بہتری کے لئے ابتدائی سال اہم ترین ہوتے ہیں۔ ایک ایسا بچہ جو ابتدائی سال میں بہتر نشوونما پاتا ہے آگے چل کر زندگی کے بہترین مواقع حاصل کر پاتا ہے اور مفید اور بہتر انسان ثابت ہوتا ہے۔ اس تناظر میں پرائمری تعلیم دنیا بھر میں حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے اور ابتدائی تعلیم اور بچے کی توجہ کو درست سمت میں موثر کرنو عمر بچے کی صحتمندانہ نشوونما کرنا والدین، معاشرے کے مختلف افراد اور اساتذہ کی مشترکہ ذمہ داری ہوتی ہے۔

استاد کے لئے ضروری ہے کہ وہ بچے کی موجودہ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو مدنظر رکھتے ہوئے انفرادی سطح پر بچے کے لئے تدریسی مواقع فراہم کرے۔ انہیں اس بات کو یقینی بنانا چاہیئے کہ کمرہ جماعت میں مناسب جگہ اور مواقع موجود ہوں تاکہ بچے ایک دوسرے سے رابطہ کرتے ہوئے خیالات و تجربات کا تبادلہ کرسکیں۔ بچوں کو یہ اجازت ہونی چاہیئے کہ وہ غلطیاں کریں اور ان سے سیکھیں۔ خاموش بیٹھے رہ کر استاد سے معلومات سن کر علم حاصل کرنے کے مقابلے میں بچے کو تجربات کی اجازت دینے اور خود سیکھنے کا عمل ہی بامعنی ہوتا ہے۔

سیکھنے کے عمل میں استاد کو بچے کی اس صلاحیت پر بھروسہ رکھنا چاہیئے کہ وہ ازخود سیکھ سکتا ہے۔ خاموش بیٹھے طالب علموں کو محض معلومات سنانے کا روایتی تدریسی طریقہ اب فرسودہ ہو چکا ہے اور اس کے مثبت نتائج برآمد نہیں ہوتے۔ بچے کو بہتر طریقے سے سکھانے کے لئے سیکھنے کے ماحول کو ان کی تہذیب و ثقافت کے قریب ہونا چاہیئے تاکہ وہ اپنے علم کو اطراف کے لحاظ سے سمجھ سکیں۔ ایک اچھے اسکول میں ساری توجہ استاد پر مرکوز رکھنے کے بجائے ان جگہوں پر ہوتی ہے جہاں بچے موجود ہوتے ہیں گویا اس طریقہ تدریس میں بچوں کو مرکزی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔

استاد کو والدین اور سماجی حلقوں سے مضبوط تعلق پیدا کرنا چاہیئے۔ والدین پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ بچے کو پیار اور پرورش فراہم کریں۔ پورے معاشرے پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ بچے کی نشوونما اس طرح کریں کہ وہ سماج کا مثبت حصہ بن سکے۔ ہر فرد میں یہ شعور ہونا چاہیئے کے وہ بچے کی نشوونما اور ان کے حقوق کا پاس رکھے۔

تشکیل کردہ: صائمہ ماہین

ابتدائی بچپن کی نشوونما کی جانب ایک قدم

اساتذہ بچوں کو تحفظ و توجہ فراہم کر سکتے ہیں

ماضی کی طرح اب بھی توجہ سے کم پڑھنے والے بچوں کو ہاتھوں اور چھڑی سے مارا جاتا ہے یا پھر حروف تہجی یا پہاڑے یاد نہ کرنے یا کسی قسم کی بدتمیزی پر پٹائی بھی کی جاتی ہے۔ جبکہ یہ تمام اساتذہ حکومت کے جانب سے منعقدہ کئی ایک تربیتی سیشن اور ورکشاپ میں شرکت کر چکے ہیں۔ اس کے باوجود بچوں اور اسکول کے ماحول میں کوئی خاص تبدیلی دیکھنے میں نہیں آتی۔

زمرد سلیمان، ٹنڈو سائیں داد، سندھ کے ایک سرکاری اسکول میں کچی جماعت کی تدریس پر معمور ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ آرسی سی پروگرام کے بعد اسکول کے ماحول اور بچوں میں اسکول کے متعلق برتاؤ میں بہت تبدیلی آئی ہے۔ اس سے پہلے بچے اساتذہ سے بہت خوف کھاتے تھے کیونکہ اساتذہ کے روایتی تدریسی طریقہ کار میں سختی کا عمل بھی شامل تھا مگر آرسی سی پروگرام کے تحت مختلف تربیتی سیشن اور ورکشاپ میں ان باتوں کو جاننے کا موقعہ ملا جن سے بچوں اور اساتذہ کے درمیان تعلقات میں واضح بہتری نظر آئی ہے۔ پہلے بچے اسکول کے نام سے ڈرتے تھے اب ایسا نہیں ہے اور بچوں کی زندگی میں واضح تبدیلی آئی ہے۔ اب اساتذہ بھی کھیل ہی کھیل میں بچوں کو پڑھاتی ہیں اور بحیثیت استاد بچوں کی جانب اپنے رویئے میں تبدیلی پیدا کرتی ہیں۔ وہ اس بات کو دہراتے ہوئے زور دیتی ہیں کہ یہ ان کی معلومات میں کمی ہی تھی جس کے تحت وہ بچوں سے سختی سے پیش آتی تھیں اور اب وہ یہ جان چکی ہیں کہ بچے اُسی ماحول میں بہتر سیکھنے کے عمل اور ردِعمل کا مظاہرہ کرتے ہیں جہاں بچوں پر محبت اور شفقت کی جائے اور انہیں خاطر خواہ تحفظ فراہم کیا جائے تا کہ وہ استاد پر اعتماد کر سکیں۔ انہوں نے زیب النساء نامی طالبہ کی مثال دی جو اپنی والدہ کے ساتھ اسکول آتی تھی اور ہمیشہ روتی رہتی تھی۔ مگر اب استاد کی توجہ اور کلاس کے دوستانہ ماحول کی وجہ سے وہ خود ہی اسکول آتی ہے گویا اس نے اسکول میں دلچسپی کو خود ہی دریافت کیا۔ اب اس کے والدین اس تبدیلی سے بہت خوش ہیں۔

تشکیل کردہ: امّ الیلیٰ

اسکول میں بچوں کو مرکزی حیثیت دینے کی اہمیت

ای سی ڈی کی ایک تحقیقی رپورٹ بلوچستان کے پانچ مجموعی علاقوں کے سرکاری اسکولوں کے دورے پر مرتب کی گئی۔ رپورٹ کے ذریعے آرسی سی ٹیم کو کچی جماعتوں میں آرسی سی پروگرام شروع ہونے کے تین ماہ بعد وہاں کے مشاہدات اور ردِعمل جاننے کا موقعہ ملا۔ اسکولوں میں داخل ہوتے ہی ٹیم کو (آرسی سی) کچی جماعتوں اور بقیہ جماعتوں کے درمیان واضح فرق نظر آیا۔ کچی جماعتوں میں بچے اور بچیاں روایتی قطاروں کے بجائے دائرے کی شکل میں بیٹھے تھے۔ جماعت میں صرف بلیک بورڈ ہی نہیں تھا بلکہ کمرہ جماعت کی دیواریں تصاویر اور بچوں کے عملی کام سے سجی ہوئی تھیں۔ طالب علم خاموش بیٹھ کر سننے کے بجائے مختلف سرگرمیوں میں مشغول تھے۔ جب ان سے سوال پوچھا گیا کہ کیا وہ اپنے اسکول کو پسند کرتے ہیں تو سب نے پرجوش انداز میں یک زبان ہو کر کہا "ہاں!" اساتذہ نے بھی اعتراف کیا کہ بچے اسکول میں آ کر بہت زیادہ خوشی محسوس کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں انہوں نے یہ بھی بتایا کہ کچی جماعت میں بچوں کی باقاعدہ حاضری ایک بڑی کامیابی ہے اور ان کے خیال میں اس کی وجہ کلاس روم کا دلکش ماحول ہے۔

ایک اور سرگرمی میں ٹیم کے ایک رکن نے پہلا تعلیمی بستہ (جسے ٹیچرز ریسورس سینٹر نے تعلیمی معاونت کے لئے تیار کیا ہے) میں موجود جانوروں کے تصویری کارڈ بچوں کو دکھاتے ہوئے مختلف سوالات کئے۔ اس سرگرمی سے کئی ایک تخلیقی ردِعمل دیکھنے میں آئے۔ زیادہ تر بچوں نے مقامی زبان میں جانوروں کے نام بتائے۔ جانور کی رہائش، رنگ اور جسامت وغیرہ سے متعلق سوالات کے جوابات اردو زبان میں بھی دیئے۔ ایک اسکول میں ایک بچہ ایسا ملا جس کے گھر میں سارے کے سارے جانور مثلاً بندر، شیر، ہاتھی حتیٰ کہ مگرمچھ بھی تھے۔ بچے اکثر مسکراتے، قہقہہ لگاتے ہوئے اور جواب دینے کے لئے بےچین نظر آئے۔ یوں ایک دوستانہ اور عملی کاموں پر مبنی تدریسی طریقہ کار کی اہمیت واضح ہوگئی جہاں بچوں کو مرکزی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔

تشکیل کردہ: عامر مرزا، عائشہ اعوان اور طاطیانہ سپاریا گینال

بچے کی تعلیم و تربیت اور نشو ونما میں...

والدین کا کیا کردار ہوتا ہے؟

- والدین لڑکے اور لڑکیوں کو یکساں توجہ دیتے ہیں اور بچوں کی زندگی میں تعلیم کی اہمیت کو اُجاگر کرتے ہیں۔
- بچوں کے ساتھ وقت گذارتے ہیں، انہیں کہانیاں سناتے ہیں اور بچوں کی زندگی میں بھرپور دلچسپی لیتے ہیں۔
- بچوں کی کامیابیوں کو سراہتے ہیں اور مشکل حالات میں ان کی مدد اور حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔
- اسکول کے قاعدے قوانین سے بچوں کو آگاہ کرتے ہیں اور بچوں کے حقوق کے قوانین کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔
- اس بات کو سمجھتے ہیں کہ اسکول میں ہونے والی تعلیمی اور دیگر سرگرمیوں میں بھی ان کا اہم کردار ہے۔
- اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ بچوں کو اسکول اور گھر میں ورزش، بہتر خوراک اور درس وتدریس کے مواقع حاصل ہوں۔
- بچوں میں مقامی زبان، ثقافت اور روایات کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔
- بچوں کو غذایت سے بھرپور اجزا ٔ کھلاتے ہیں۔
- اساتذہ اور بچوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے اسکول کی مختلف سرگرمیوں میں شریک ہوتے ہیں۔

استاد کا کیا کردار ہوتا ہے؟

- استاد پڑھانے میں دلچسپی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور تمام طالب علموں سے عزت اور محبت سے پیش آتے ہیں۔
- سیکھنے کے عمل میں تمام بچوں کی مدد اور حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور ان کے خیالات، مشاہدات اور جذبات کو یکساں اہمیت دیتے ہیں۔
- بچوں پر انفرادی توجہ دیتے ہیں، ان پر بھروسہ کرتے ہیں اور ان کے درمیان عزت و محبت کو فروغ دیتے ہیں۔
- بچوں کی حاضری، تعلیمی عمل اور ترقی میں پیش آنے والی مشکلات کے بارے میں بچوں کے والدین سے گفتگو کرتے ہیں۔
- اسکولوں میں والدین کی شمولیت کو یقینی بنانے کے لئے ان سے رابطے میں رہتے ہیں۔
- لوک نظموں، گانوں اور کہانیوں جیسی مقامی ثقافتی روایات کے بارے میں بچوں کو آگاہی دیتے ہیں۔
- اسکول کی بہتری میں مقامی سطح پر رہنے والے لوگوں کی شراکت کو یقینی بنانے کے لئے تمام افراد سے مسلسل رابطے میں رہتے ہیں۔

اسکول کا کیا کردار ہوتا ہے؟

- کمرہ جماعت میں بچوں کی مناسب تعداد، بچوں کی تعلیم وتربیت کے لئے صاف ستھرا، ہوادار، روشن اور کشادہ ماحول مہیا کرتا ہے۔
- بچوں کی تخلیقی صلاحیتوں کو ابھارنے اور سیکھنے کے عمل کو یقینی بنانے کے بہترین مواقع فراہم کرتا ہے۔
- اسکول میں تمام افراد (اساتذہ، طالب علم اور دیگر عملہ) آپس میں یکساں عزت افزائی اور منصفانہ رویے سے پیش آتے ہیں۔
- والدین اور تمام افراد کو بچوں کی تعلیم وتربیت میں بھرپور شرکت کی دعوت دیتا ہے۔
- بچوں اور اساتذہ کی بہترین حاضری کو یقینی بناتا ہے۔
- تدریس کے لئے سرکاری نصاب کا استعمال کرتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ علاقہ کی ثقافتی اور روایتی معلومات بچوں تک پہنچاتا ہے۔
- بچوں کی تخلیقی صلاحیتوں کو ابھارنے کے لئے فنون لطیفہ اور لوک ثقافت کو فروغ دیتا ہے۔
- بچوں کے سیکھنے کا عمل کمرہ جماعت ہی تک محدود نہیں اس لئے کمرہ جماعت کے باہر ہونے والی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

ابتدائی بچپن کی نشوونما کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے ہماری ویب سائٹ www.ecdpak.com دیکھئے۔